Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST-11,Metrovil-3,Block"1" Scheme "33"Gulzar-e-Hijri Karachi
www.arifululoom.com arifululoom1990@gmail.com
www.facebook.com/madarsarifuloom
Contact No 0322-6444659 0333-6444659

MADARSA ARIF UL ULOOM

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراتشی پاکستان
ایس ٹی۔۱۱ میٹروول ۳ اسکیم ۳۳ گلزار ہجری کراچی
رابطہ نمبر 0322-6444659 0333-6444659

سؤال: فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد فجر کے انتہائے وقت سے پہلے قضائے عمری کی نماز ونوافل ادا کرنا درست ہے؟

الجواب حامداو مصلیاو مسلما

فجر کی فرض نماز کے بعد اشراق کے وقت داخل ہونے سے پہلے نفل نماز پڑھنا منع ہے، البتہ قضاء عمری اس وقت پڑھی جاسکتی ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ اس وقت قضاء نمازا کیلے میں ایسی جگہ پڑھی جائے جہاں کوئی موجود نہ ہو، تاکہ کسی کو یہ معلوم نہ ہوسکے کہ یہ قضاء نماز پڑھ رہاہے۔ مجمع میں اس وقت قضاء نماز پڑھنے کی صورت میں لوگوں کو معلوم ہوجائے گا کہ یہ قضاء نماز ادا کر رہا ہے کیونکہ اس وقت نفل نماز پڑھنا منع ہے۔ اور جس طرح گناہ کرنا برا ہے گناہ کی تشہیر (قضاء نماز کالوگوں کو علم ہوجانا) سے شریعت نے منع کیا ہے۔

بخاری شریف میں ہے:

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: (كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ، فَيَقُولَ: يَا فُلَانُ، عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ، وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ).

(کتاب الاداب، باب ستر المومن علیٰ نفسہ 5/2254 رقم 5721 ط دار الیمامۃ، دمشق)

ترجمہ: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری ساری امت کی معافی ہوجائے گی سوائے اعلانیہ گناہ کرنے والوں کے، اور اعلانیہ گناہ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایک شخص نے رات کو چھپ کر گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا لیکن وہ صبح اٹھ کر لوگوں کو بتاتا ہے کہ اے فلان میں نے گذشتہ رات کو فلاں فلاں گناہ کیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کر دی تھی اور وہ اپنے گناہ خود ظاہر کرتا ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے:

تسعة أوقات يكره فيها النوافل وما في معناها لا الفرائض. هكذا في النهاية والكفاية فيجوز فيها قضاء الفائتة وصلاة الجنازة وسجدة التلاوة. كذا في فتاوى قاضي خان....... ومنها ما بعد صلاة الفجر قبل طلوع الشمس. هكذا في النهاية والكفاية

(کتاب الصلوۃ، الباب الاول، الفصل الثالث 1/53 ط رشیدیہ)

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

فتاوی شامی میں ہے:

قَوْلُهُ وَيَنْبَغِي إلَخْ) تَقَدَّمَ فِي بَابِ الْأَذَانِ أَنَّهُ يُكْرَهُ قَضَاءُ الْفَائِتَةِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَّلَهُ الشَّارِحُ بِمَا هُنَا مِنْ أَنَّ التَّأْخِيرَ مَعْصِيَةٌ فَلَا يُظْهِرُهَا. وَظَاهِرُهُ أَنَّ الْمَمْنُوعَ هُوَ الْقَضَاءُ مَعَ الِاطِّلَاعِ عَلَيْهِ، سَوَاءٌ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ غَيْرِهِ كَمَا أَفَادَهُ فِي الْمِنَحِ.

قُلْت: وَالظَّاهِرُ أَنْ يَنْبَغِيَ هُنَا لِلْوُجُوبِ وَأَنَّ الْكَرَاهَةَ تَحْرِيمِيَّةٌ لِأَنَّ إظْهَارَ الْمَعْصِيَةِ مَعْصِيَةٌ لِحَدِيثِ الصَّحِيحَيْنِ «كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إلَّا الْمُجَاهِرِينَ، وَإِنَّ مِنْ الْجِهَارِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ عَمِلْت الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ» وَاَللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

(کتاب الصلوۃ، باب قضاء الفائت 2/ 77 ط سعید)

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فتاویٰ میں ہے:

فجر کی نماز کے بعد طلوع سے پہلے اور عصر کی نماز کے بعد سورج زرد ہو جانے سے پہلے پہلے سابقہ قضا نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں، البتہ اگر ان اوقات میں قضا نماز پڑھنی ہو تو مسجد یا کسی عام جگہ کے بجائے گھر میں یا کسی اور تنہائی کے مقام میں ادا کی جائیں؛ کیوں کہ ان اوقات میں نوافل پڑھنا جائز نہیں، لہذا دیکھنے والے یہی سمجھیں گے کہ قضا نماز ادا کی جا رہی ہے، جب کہ نماز کو قضا کرنا ایک گناہ ہے اور گناہ کا اظہار بھی شریعت میں پسندیدہ نہیں۔

(فجر وعصر کے بعد قضا نماز پڑھنے کا حکم، فتویٰ نمبر: 144203201441)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم کراچی

11 رجب المرجب 1447ھ / یکم جنوری 2026ء

فتویٰ نمبر: 513

دارُالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشنِ اقبال، کراچی